السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بیوی بظاہر دین کی پابند ہے لیکن وہ میرے ساتھ زبان درازی کرتی ہے اور بعض اوقات نماز میں بھی سستی کرتی ہے پس جب میں اس پر سختی کرتا ہوں تو وہ اکڑ جاتی ہے۔ سو بتلایئے کہ میں اس طرح کی عورت سے کیا سلوک کروں؟ واضح ہو کہ اس سے میری اولاد بھی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو تمھارے لیے اپنی بیوی کو اس سستی کرنے کی اجازت دینا بالکل جائز نہیں ہے اور اگر وہ ترک نماز کی اس سستی پر اصرار کرتی ہے تو اس سے جدائی اختیار کرلو چاہے تیری اولاد کی ایک جماعت اس کے بطن سے پیدا ہوئی ہو۔

رہی اس کی زبان درازی العیاذ باللہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اپنی بیوی کے متعلق اسی قسم کی شکایت کی تھی جیسا کہ احمد اور ابو داود نے صحیح سند کے ساتھ لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک بیوی ہے پھر اس کی کچھ زبان درازی کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ "طلقھا" "اس کو طلاق دے دو" لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میری اس سے محبت اور اولاد ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مرھا أو قل لھا فإن یکن فیھا خیر فستفعل ولا تضرب ظعینتک ضربک أمیتک"[1]

"اس کو (اصلاح) کا حکم دے یا اس کو (خیر بھلائی کی بات) کہہ اگر اس میں خیر ہوگی تو وہ تیری بات مانے گی اور اپنی بیوی کو اپنی لونڈی کو مارنے کی طرح نہ مار۔"

امام شوکانی رحمة اللہ علیہ نے کہا: بلاشبہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی کے لیے اپنی زبان دراز بیوی کو طلاق دینا مستحسن ہے لیکن اس کو کچھ مصلحتوں کی بنا پر اپنی زوجیت میں رکھنا بھی جائز ہے کیونکہ لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنے اور بیوی کے درمیان حسن سلوک اور اولاد کا عذر پش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پاس رکھنے کی اجازت دے دی اور فرمایا:

"مرھا أو قل لھا فإن یکن فیھا خیر فستفعل"

لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ اس کو اپنے پاس روک کر مارے کیونکہ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ولا تضرب ظعینتک ضربک أمیتک"

یعنی اس کو غلام کی طرح نہ مار، اور اس کو اس صورت میں اپنے پاس رکھ کہ تو اس سے حسن معاشرت کرے اگر تو اسے مارنا چاہتا ہے تو اس کو شرعی سزا دے جو کہ کتاب اللہ میں مذکور ہے۔

وَالّٰتى تَخافونَ نُشوزَهُنَّ فَعِظوهُنَّ وَاهجُروهُنَّ فِى المَضاجِعِ وَاضرِبوهُنَّ ... ٣٤ ... سورة النساء

"اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی سے تم ڈرتے ہو۔ سو انھیں نصیحت کرو اور بستروں میں ان سے الگ ہو جاؤ اور انھیں مارو۔"

لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فَاضْرِبُوهُنّ ضَرْبًا غيرَ مُبَرِّحٍ"[2]

"اور ان کو ایسا مارو جو ان کی ہڈی کو ننگا نہ کرے۔"

یعنی اس کو مارنے کا مقصد ادب سکھانا ہو نہ کہ انتقام لینا۔ (محمد بن عبدالمقصود)

---

[1] صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (142 ۔)

[2] ۔صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث(1218)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 488

محدث فتویٰ